اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ○ (الاعراف : ۲۸)

عامل پایا، لہٰذا یہ حکم ہمیں اللہ ہی نے دیا ہے۔ کہہ دو اللہ کبھی بھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ کی طرف جھوٹ موٹ ایسی باتیں منسوب کر رہے ہو جن کا تم کوئی حقیقی علم نہیں رکھتے۔

یہ تردید ہوئی اہلِ عرب کی اس حد درجہ سفیہانہ و بیہودہ رسم کی کہ وہ مادر زاد برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کے طواف کو بہت بڑی نیکی سمجھتے تھے اور ستم بالائے ستم یہ کہ اپنی اس حماقت کو اللہ ہی کی طرف منسوب بھی کرتے تھے۔ آگے فرمایا:

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ وَاَقِیۡمُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ○ فَرِيۡقًا هَدٰى وَفَرِيۡقًا حَقَّ عَلَيۡهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ○ (الاعراف: ۲۹-۳۰)

کہہ دو میرا ربّ تو بس عدل و قسط کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کا کہ تم ہر عبادت میں اپنا رُخ سیدھا اسی کی جانب رکھو اور صرف اسی کو پکارو، اطاعت کو صرف اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ اس نے جس طرح تمہیں ابتداء میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم لوٹ جاؤ گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت سے سرفراز فرمایا اور ایک گروہ پر گمراہی مسلّط ہو کر رہ گئی، اس لیے کہ خود انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا دوست بنا لیا ہے اور اپنی (جہالت میں) سمجھ یہ رہے ہیں کہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔

یہ گویا خلاصہ ہو گیا قرآن اور اسلام کی اساسی تعلیمات کا۔ یعنی ایمان باللہ، نظری و عملی ہر نوع کی توحید خالص کے ساتھ اور ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں اس تصوّر کے ساتھ کہ وہ خود بھی عادل و منصف ہے اور عدل و انصاف کا حکم بھی دیتا ہے —— اور ایمان بالمعاد یعنی یہ کہ انسان کی حیاتِ دُنیوی ہی کل زندگی نہیں بلکہ اصل زندگی اس کے بعد ہے جب کہ وہ اپنے اصل مبدأ کے جانب لَوٹے گا۔ اور یہ عظیم حقیقت کہ ہدایت و ضلالت کے باب میں اوّلین انتخاب خود انسان کا اپنا ہے، کہ آیا وہ شیطانِ لعین اور اس کی ذرّیّتِ صلبی و معنوی کو اپنا دوست بناتا ہے یا رحمٰن اور اولیاء الرّحمٰن کو۔

آخر میں فرمایا:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۝ (الاعراف: ۳۱)

اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہا کرو اور کھاؤ اور پیو، البتہ اسراف نہ کرو۔ اس لیے کہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ گویا خلاصہ ہو گیا اسلام کی عملی تعلیمات کا ——— خصوصاً اس نہج سے کہ وہ رہبانیت کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ نہ لباس میں زیبائش و آرائش کا اہتمام ہرگز کوئی خلافِ تقویٰ بات ہے، نہ کھانا اور پینا خلافِ تقویٰ و تدیّن امور ہیں ——— یہ عام فطرتِ انسانی کے تقاضے ہیں جن میں عدل و قسط ملحوظ رہیں تو ان میں سے کوئی بھی بذاتہٖ شر نہیں ہے۔ البتہ تکلّف اور اسراف یقیناً بُری باتیں ہیں، جن سے لباس کے معاملے میں بھی بچنا چاہیے اور کھانے پینے کے معاملات میں بھی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بقیہ: اسلام کا سیاسی نظام

اور ابلیس اپنے مشیروں کو زور دے کر کہتا ہے کہ نظامِ کہنہ کے پاسدارو! بڑی تیزی کیساتھ پوری دنیا میں پھیل جاؤ اور ہر ممکن کوشش کر کے اسلام کے اس عادلانہ نظام کو چشمِ عالم بانگاہِ انسانی سے چھپا دو اور ہٹا دو۔ چنانچہ سنئے۔

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں
ہے یہی بہتر الٰہیات میں الجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے
ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات
مست رکھو ذکر و فکرِ صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

★★★

مولانا محمد تقی امینی

اُمّتِ مسلمہ کی عالمی قیادت کے لیے چند بنیادی انتظامات

عقائد و اعمال میں ہدایت و رہنمائی کی تجدید

ہدایت و رہنمائی کا سلسلہ شروع سے چلا آرہا تھا۔ اب نئی امت کی عالمی قیادت کے اعلان و انتظام کے بعد نئے انداز میں اس کو بیان کیا جارہا ہے جس میں اصولی باتیں زیادہ اور فروعی باتیں کم ہیں۔ اور جس میں اندرونی زندگی اور اس میں بگاڑ کی جڑوں کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ یہ انداز بیان کسی کتاب کا نہیں ہے بلکہ ہدایت و رہنمائی کا ہے جس کی انگلی مریض کی نبض پر ہے اور جس کے سامنے اندر و باہر کی "ایکسرے رپورٹ" ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اس انداز بیان میں زندگی کی باریکیوں، فطری سچائیوں، اخلاقی خوبیوں، اجتماعی ضرورتوں اور روحانی رابطوں سبھی کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ہر قدم قدم پر انسان کے ضمیر کے "تار" کو چھیڑا گیا اور سب سے اس کا تعلق جوڑا ہے۔

یہ تجدید (نیا کرنا) صرف انداز بیان میں نہیں ہے، بلکہ نئی امت کی عالمی قیادت کی مناسبت سے کئی طرح سے ہے مثلاً مختلف قسم کی آمیزشوں اور ملاوٹوں سے ہدایت و رہنمائی کو پاک وصاف کیا گیا، حسب ضرورت اس میں کاٹ چھانٹ کی گئی، اس میں ترمیم و اضافہ کیا گیا اور ایک ایسے سانچہ میں اس کو ڈھالا گیا جس میں سب کے لیے ہدایت و رہنمائی ہے، کسی فرقہ گروہ اور زمانہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ راقم الحروف نے اپنی عربی کتاب "الأسس الفكرية الايمانية للدستور القرانى" (جو مصر سے شائع ہو گئی ہے) میں کچھ تفصیل سے اس پر بحث کی ہے، شاید اس کا مطالعہ مفید رہے۔

توحید کا ذکر اور شرک کی تردید

ابتدا توحید کے ذکر اور شرک کی تردید سے کی گئی ہے کہ ہدایتِ الٰہی کے فکری و عملی نظام

میں اسی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔ چنانچہ توحید کا مطلب ہی یہ ہے کہ ایک اور صرف ایک اللہ پر ایمان اور اُسی پر اعتقاد رکھنا ۔ یہ ایمان و اعتقاد اللہ کو صرف جان لینے اور مان لینے کا نام نہیں ہے بلکہ ایک مضبوط ذہنی فیصلہ ہے جو پوری قوت کے ساتھ ذہن میں سمایا رہتا ہے اور فکر و عمل کی ساری قوتیں اسی کے زیرِ اثر کام کرتی ہیں ۔ اس طرح ہدایتِ الٰہی میں توحید فکر و عمل کی وہ پختہ بنیاد عطا کرتی ہے جس پر زندگی کی پوری عمارت تیار ہوتی ہے ۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝

اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلنے میں اور جہازوں میں جو سمندر میں لوگوں کی نفع دینے والی چیزیں لے کر چلتے ہیں اور اس پانی میں جو اللہ آسمان سے اتارتا ہے پھر اس سے مردہ (خشک) زمین کو زندہ کرتا ہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے